۲۰ ربیع الاول ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنت (قسط: 18)

پیارے آقا کا پیارا بچپن

حضرتِ سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب 03

سجاوٹ دیکھنے کے لیے عورتوں کا نکلنا کیسا؟ 07

پیارے آقا کے بچپن شریف کے حالات و واقعات 11

مدنی کاموں پر استقامت پانے کا طریقہ 15

ملفوظات:

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پیارے آقا کا پیارا بچپن[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۸ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فِرِشتے اُس پر رَحمتیں بھیجتے رہتے ہیں اب بندے کی مَرضی ہے کہ کم پڑھے یا زیادہ۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طَلبہ کا ایک دوسرے کی چیزیں اِستعمال کرنا کیسا؟

سُوال: Students (یعنی طَلبہ) میں عام طور پر یہ بات رائج ہے کہ ایک دوسرے کے نوٹس، بک نوٹس، اسٹیشنری اور دِیگر چیزوں کا بِلا تکلُّف اور بِلا اِجازت اِستعمال

مدینہ

1 ...... یہ رِسالہ ۲ ربیع الاوّل ۱۴۴۰ھ بمطابق 10 نومبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... اِبن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، باب الصلوۃ علی النبی، ۱/ ۴۹۰، حدیث: ۹۰۷ دار المعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net

کرتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: Students (یعنی طَلَبہ) کے ایک دوسرے کی چیزیں اِستعمال کرنے کی مختلف صورتیں ہیں مثلاً ایسے دو بالغ دوست جن کا آپس میں اِس طرح کا دوستانہ ہے کہ ایک دوسرے کی چیزیں بِلا تکلف اِستعمال کرتے ہیں اور کوئی بھی بُرا نہیں مَناتا تو یہ جائز ہے۔ اگر ایسا تعلُّق نہیں اور پھر بھی بِلا اجازت ایک دوسرے کی چیز اِس طرح اِستعمال کی کہ اسے کچھ نُقصان پہنچا تو اِستعمال کرنے والا گناہگار ہو گا۔ ایسے موقع پر عموماً کہہ دیا جاتا ہے کہ میں نے نُقصان کہاں پہنچایا ہے؟بس دو پیپر ہی تو کاپی میں سے پھاڑے ہیں۔یاد رہے کہ یہ بھی نُقصان ہے۔اِسی طرح قلم سے لکھا تو کچھ نہ کچھ قلم گھسا اور اس کی Ink(یعنی سیاہی)اِستعمال ہوئی تو یہ بھی نُقصان پہنچانا ہی ہے۔ اگر نقصان نہ بھی پہنچے تب بھی بِغیر اجازت دوسرے کی چیز اِستعمال نہ کی جائے کہ اگر قِیامت کے روز پکڑ ہوئی تو کیا بنے گا؟

دوسروں کی چیزیں اِستعمال نہ کرنے میں ہی عافیت ہے

بہر حال عافیت اِسی میں ہے کہ بندہ اپنی چیز ہی اِستعمال کرے۔ قریبی دوست کی اَشیا بھی بِلا اِجازت اِستعمال نہ کرے اور نہ ہی بار بار اِستعمال کرنے کے لیے اِجازت طلب کرے کیونکہ بہت سے بے تکلُّف دوستوں میں بھی بعض اوقات مَسائل پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً اگر کوئی دوست کی موٹر سائیکل پنکچر کر کے آ گیا یا ایکسیڈنٹ میں کچھ نُقصان کر دیا تو اب جس کا نُقصان ہوا ہے وہ خوشی سے

www.dawateislami.net

جھومے گا نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ طنزیہ جملے کہہ کر اپنے غصے کا اِظہار کرے کہ تم کو صحیح چلانی نہیں آتی، سارا پیٹرول ختم کر دیا، پتا نہیں کہاں گئے تھے؟ بَریک خَراب کر دیا تھا وغیرہ وغیرہ۔

سُوال نہ کرنے پر بیعت

ہمارے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان شدید فاقے بَرداشت کرتے لیکن کسی سے سُوال نہیں کرتے تھے، بالخصوص حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اِس بارے میں کئی حکایات ہیں۔ بعض صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَستِ مُبارک پر اِس بات پر بیعت کی تھی کہ کسی سے سُوال نہیں کریں گے۔ انہیں بیعت کرنے والوں میں حضرتِ سَیِّدُنا ثوبان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی تھے، اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سواری پر ہوتے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا چابُک (یعنی ہنٹر) زمین پر تشریف لے آتا تو آپ کسی سے نہ کہتے کہ یہ اُٹھا کر دے دو بلکہ خود گھوڑے سے نیچے تشریف لاتے اور خود اُٹھاتے۔[1]

حضرتِ سَعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فَضائل و مَناقِب

سُوال: عَشَرۂ مُبَشَّرَہ (ایک ہی وقت میں نام بنام جنَّت کی خوشخبری پانے والے دَس صحابہ) میں

---

(1) ابن ماجه، کتاب الزکاة، باب کراهية المسئلة، ۲/ ۴۰۱، حدیث: ۱۸۳۷۔ اِسی طرح کی ایک اور حدیثِ پاک کے تحت مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم ان ہی کے لیے خاص تھا ورنہ گرا ہوا کوڑا کسی سے اُٹھوالینا ناجائز نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۶۸ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور)

www.dawateislami.net

سے ایک جلیلُ القدر صحابی حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ہیں، بَرائے کرم! ان کے کچھ مَناقب اور فَضائل بیان فرما دیجیے۔(عمان سے ایک عمانی اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: مَا شَآءَ اللہ! عمانی اسلامی بھائی کو مَرحبا! حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَدِیْمُ الْاِسْلام یعنی اِبتدائی وقتوں کے صحابی ہیں۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دارِ اَرقم[1] میں داخِل ہونے سے پہلے ہی اِسلام لا چکے تھے۔[2] حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا لقب مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِیْن (یعنی مسلمانوں کی تعداد میں 40 کا عدد پورا کرنے والا) ہے۔ ان سے پہلے کل 39 مسلمان تھے جن میں حضرتِ سیِّدُنا سَعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی شامِل ہیں۔[3]

❁ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بہن حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بِنتِ خَطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا آپ کے نِکاح میں تھیں اور آپ کی بہن حضرتِ سیِّدَتُنا عاتِکہ بِنتِ زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

---

1 ...... دارِ اَرقم کوہِ صَفا کے قریب واقع ہے، جب کفار جفاکار کی طرف سے خطرات بڑھے تو حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس میں پوشیدہ طور پر تشریف فرما رہے۔ اِسی مکانِ عالیشان میں حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مُشَرَّف بہ اِسلام ہوئے۔ (اخبار مكة، ذكر المواضع التي يستحب فيها الصلاة بمكة... الخ، ۴/۱۲ دار خضر بيروت)

2 ...... الاصابة، حرف السين المهملة، سعيد بن زيد، ۳/۸۷ دار الكتب العلمية بيروت

3 ...... معرفة الصحابة، باب الف، باب الارقم بن ابی الارقم، ۱/۲۹۳ ملتقطاً دار الكتب العلمية بيروت

www.dawateislami.net

کے نِکاح میں تھیں۔[1] ❁ حضرتِ سیِّدُنا سَعید بِن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شمار اُن صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جنہوں نے اَوّلاً ہجرتِ مدینہ کی سعادت حاصِل کی ہے۔[2] ❁ حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرتِ سیِّدُنا سَعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ کی زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سبب ہی دائرۂ اِسلام میں داخِل ہوئے۔[3] ❁ حضرتِ سیِّدُنا سَعید بِن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بیعتِ رِضوان میں بھی شِرکت کی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جنَّت میں حضرتِ سیِّدُنا مُوسیٰ بن عمران عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے رَفیق ہوں گے۔ یعنی جنَّت میں حضرتِ سیِّدُنا سَعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرتِ سیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خِدمت (یعنی صحبت) میں ہوں گے۔[4] ❁ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بدر کے عِلاوہ تمام غزوات مثلاً غزوۂ اُحد، غزوۂ خندق، غزوۂ خیبر، غزوۂ حُنَیْن، غزوۂ طائف اور غزوۂ تَبُوک وغیرہ میں شَریک ہوئے۔[5]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بدری ہونے کی وُجوہات

غزوۂ بدر میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شَریک نہ ہو سکے لیکن پھر بھی آپ کا شُمار

مدینہ

1 ...... اسد الغابة، باب السين والعين، سعيد بن زيد القرشي، ۲/۴۵۶ دار احياء التراث العربي بيروت

2 ...... تاريخ مدينة دمشق، ذكر من اسمه سعيد، سعيد بن زيد بن عمرو، ۲۱/۶۵ دار الفكر بيروت

3 ...... تهذيب الاسماء واللغات، باب سعيد، سعيد بن زيد، ۱/۲۱۱ دار الفكر بيروت

4 ...... الرياض النضرة، ذكر ما جاء في شهادته للعشرة بالجنة، ۱/۳۵ دار الكتب العلمية بيروت

5 ...... الرياض النضرة، الباب التاسع: في مناقب ابي الاعور: سعيد بن زيد، ۲/۳۵

www.dawateislami.net

بدری صَحابہ میں ہوتا ہے، اِس کی دو وُجوہات ہیں:(۱)اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بِن عُبَیْدُ اللہ اور حضرتِ سیِّدُنا سَعید بِن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما کو مُلکِ شام سیریا کی طرف کفار کے حالات وغیرہ کی معلومات کے لیے بھیجا تھا۔ جب یہ دونوں وہاں سے واپس مَدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا لوٹے تو غَزوۂ بدر واقع ہو چکا تھا۔ چونکہ جنگی جاسوسی بھی جنگ ہی میں شِرکت ہے اس لیے ان دونوں صَحابہ کو بدریوں میں شُمار کیا گیا۔(۲) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں مالِ غنیمت میں سے حِصّہ بھی عطا فرمایا جو اِس بات کی دَلیل ہے کہ یہ دونوں بھی بدری ہیں۔[1] اگر بدری صحابہ میں شامل نہ ہوتے تو انہیں مالِ غنیمت سے حِصّہ نہ دیا جاتا۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عُرْوَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غَزوۂ بدر سے لوٹنے کے بعد جب حضرتِ سیِّدُنا سَعید بِن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مُلکِ شام سے واپس آئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں مالِ غنیمت میں سے ان کا حِصّہ عطا فرمایا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِسْتِفْسار کیا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا اَجر؟ اِرشاد فرمایا: تمہارے لیے تمہارا اَجر ہے۔[2] آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے 70 بَرس سے زیادہ عمر پائی

مدینہ

1. الرياض النضرة، الباب التاسع: في مناقب ابي الاعور: سعيد بن زيد، ۲/ ۳۵
2. معرفة الصحابة، معرفة سعيد بن زيد، ۱/ ۱۵۳ حديث: ۵۵۲ ملتقطاً

www.dawateislami.net

اور 50 یا 51 سِنِ ہجری میں وِصالِ باکمال ہوا اور جنّتُ البقیع میں دَفن ہوئے۔[1] اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حِساب مَغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم[2]

سب صحابہ سے ہمیں تو پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

حاجی مشتاق عطّاری کی یاد

سُوال: کیا آپ کو حاجی مشتاق عطّاری کی یاد آتی ہے؟ (سوشل میڈیا کا سُوال)

جواب: ہمارا اتنا وقت ساتھ گزرا ہے اور یہ بات Understood (یعنی طے شُدہ) ہے کہ جس کے ساتھ اتنا وقت گزرا ہو اس کی یاد کبھی نہ کبھی تو آ ہی جاتی ہے۔ جیسے ابھی ان کا تذکرہ ہوا تو یاد آگئی۔ یوں ہی ماں کی بھی یاد آتی ہے، بڑے بھائی اور بڑی بہنوں کی بھی یاد آتی ہے۔ یوں ہی بعض اسلامی بھائی اور دوست جو اَب دُنیا میں نہیں ہیں وہ کبھی کبھار یاد آجاتے ہیں۔ جس نے محبت دی وہ بھی یاد آئے گا اور جس نے ستایا وہ بھی یاد آئے گا۔

سَجاوٹ دیکھنے کے لیے عورتوں کا نکلنا کیسا؟

سُوال: عیدِ مِیلادُ النَّبِی بڑے زور و شور سے مَنائی جاتی ہے اور سَجاوٹ کا بھی اِہتمام

مدینہ

1 ...... الطبقات الکبریٰ، طبقات البدریین... الخ، سعید بن زید، ۳/ ۲۹۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رِسالے "فیضانِ سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ" کا مُطالعہ کیجئے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کیا جاتا ہے، سَجاوٹ دیکھنے کے لیے مَردوں کے ساتھ ساتھ خَواتین بھی جاتی ہیں اور جُلُوسِ مِیلاد میں بھی شامِل ہو جاتی ہیں، اِس بارے میں آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: جو عورتیں مَردوں کی بھیڑ بھاڑ میں جاتی ہیں انہیں خَواتین نہ کہا جائے کیونکہ خاتون نیک عورت کو کہتے ہیں جیسے خاتونِ جنَّت۔ مُطلقاً بھی عورت کو خاتون بولا جاتا ہے لیکن میں زَجر (یعنی ڈانٹ ڈپٹ) کے طور پر کہہ رہا ہوں کہ یہ عِزَّت کا لفظ ایسی عورتوں کے لیے نہ بولا جائے جو مَردوں کے مجمع میں گھستی ہیں۔ ہماری طرف سے تنظیمی طور پر تمام اسلامی بہنوں کو سَجاوٹ دیکھنے کے لیے گھروں سے نکلنا منع ہے۔ اسلامی بھائیوں کو بھی تاکید ہے کہ وہ چراغاں دِکھانے کے لیے گھر کی خَواتین کو ہرگز ہرگز نہ لے جائیں۔ اگر کوئی اپنے دِل کو یوں مَنا لے کہ میں تو کار میں لے جاتا ہوں جس کے دَروازے بند ہوتے ہیں تو اِس طرح بھی لے جانے کی ہماری طرف سے اِجازت نہیں۔ اس لیے کہ جو دیکھے گا وہ اپنے لیے دَلیل بنائے گا کہ دیکھو فُلاں دعوتِ اسلامی والا اپنے گھر کی خَواتین کو چَراغاں دِکھانے کے لیے لے جاتا ہے لہٰذا میں بھی لے جاتا ہوں۔ بَرائے مہربانی کوئی بھی اسلامی بھائی ایسا کام نہ کرے۔

جَشنِ وِلادت مَنانے میں بے اِعتدالیاں

سُوال: جَشنِ وِلادت مَنانے میں جو بے اِعتدالیاں کی جاتی ہیں بَرائے کَرم ان کی

www.dawateislami.net

نشاندہی فرما دیجئے۔[1]

جواب: جشنِ وِلادت کے موقع پر چَراغاں کرنا اچھی بات ہے، ہماری طرف سے اِس کی ترغیب بھی دِلائی جاتی ہے لیکن یہ کام جائز طریقے سے ہونا چاہیے۔ بعض لوگ چَراغاں کرنے میں حَد سے تجاوز کر جاتے ہیں مثلاً گلیوں میں اسٹیج لگا کر راستہ بند کر دیتے ہیں، گڑھے کھود کر بانس گاڑھتے ہیں، چراغاں کے لیے بجلی چوری کرتے ہیں اور کان پھاڑ آواز میں نعتیں چلا کر حقوقِ عامہ تَلف کرتے ہیں۔ جَشنِ وِلادت یقیناً ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دِل کا سُکون ہے لیکن حقیقت میں جَشنِ وِلادت وہی ہے جس سے مسلمان کے دِل، بدن بلکہ رُوئیں رُوئیں کو راحت پہنچے۔ یہ کیسا جَشنِ وِلادت مَنانے کا اَنداز ہے کہ کان پھاڑ آواز میں نعتیں چلا کر لوگوں کی نیند بَرباد کر دو؟ جوشیلے نعرے لگا کر مَریضوں کے آرام پر پابندی لگا دو؟ اب جس مریض کو گولی کھا کر نیند آتی ہے تو اس شور میں اسے گولی کھانے کے بعد بھی نیند نہیں آئے گی۔ بالفرض اگر کوئی کہے کہ ہم نے محلے والوں سے نعتیں چلانے کی اِجازت لے لی ہے تو ایسوں سے عرض ہے کہ کیا دودھ پیتے بچوں سے بھی اِجازت لے لی ہے؟ تیز آواز سے بچہ ڈر کر ایسا روئے گا کہ ماں باپ کا سکون بھی بَرباد کر دے گا۔

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

نیاز اور چندہ کرنے میں بے اِعتدالیاں

یوں ہی داداگیر قسم کے لوگ چندہ کرنے میں بھی بے اِعتدالیاں کرتے ہوں گے مثلاً جو آدمی چندہ نہیں بھی دینا چاہتا اُسے آنکھیں دِکھا کر لے لیتے ہوں گے حالانکہ اِس طرح چندہ لینا دَر حقیقت رِشوت ہے۔ پھر نیاز پکاتے وقت بھی بعض لوگ راستہ بند کر دیتے ہیں، سڑک میں گڑھے کھود دیتے ہیں، نیاز پکاتے ہوئے نماز چھوڑ دیتے ہیں تو یہ سارے کام دُرُست نہیں۔ بہرحال اگر ان بے اِعتدالیوں کے ساتھ جشنِ وِلادت مَنایا جائے تو یہ حقیقت میں جشنِ وِلادت نہیں۔ جشنِ وِلادت وہی ہے جو 100 فیصد شریعت کے دائرے میں رہ کر مَنایا جائے۔ جہاں شریعت کے دائرے سے باہر نکلے تو وہ جشنِ وِلادت نہ رہا بلکہ ایک تفریح کا سامان ہے۔ اب اس میں کسی قسم کے ثواب کی اُمّید نہ رکھیں بلکہ گناہ کی صورتیں واضح ہیں۔ جشنِ وِلادت تو اِس لیے مَنایا جاتا ہے کہ ہمیں ثواب ملے، ہمارا رَبّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہو اور میٹھے میٹھے مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوش ہوں اور ہم ان کے مُبارَک ہاتھوں سے جامِ کوثر پئیں۔ جشنِ وِلادت ہم اِس لیے تو نہیں مَنا رہے کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دِن حکم ہو کہ جہنّم میں چلے جاؤ! تم نے مسلمانوں کو تنگ کیا ہے، لوگوں کے دِل دُکھائے ہیں، تم نے راستے گھیر کر مَریضوں کی ایمبولنس بھی نہیں جانے دی۔ اللہ نہ کرے کہ ہمارے ساتھ ایسا ہو لہٰذا جشنِ وِلادت شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے

www.dawateislami.net

مَنائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی والے جشنِ وِلادت مَنانے میں حتَّی الامکان خِلافِ شَرع کاموں سے بچتے ہیں۔ چَراغاں کے لیے بھی بجلی سپلائی کرنے والے اِدارے کو پوری رَقم جمع کروائی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس اِدارے والے بھی دعوتِ اسلامی والوں سے کافی مطمئن ہیں۔

پیارے آقا کے بچپن شریف کے حالات وواقعات

سُوال: پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن شریف کے کچھ حالات ووَاقعات بیان فرمادیجیے۔

جواب: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن شریف کے حالات و وَاقعات بیان کرتے ہوئے حضرتِ سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے پہلی مَرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس حال میں زیارت کی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُونی لباس پہنے ریشمی بستر پر آرام فرما رہے تھے، میں نے نَرمی سے جگایا تو مُسکراتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور میری طرف دیکھا، اتنے میں مُبارَک آنکھوں سے ایک نُور نِکلا اور آسمان کی طرف بلند ہوتا چلا گیا، یہ دیکھ کر میں نے شوق ومحبت کے عالَم میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مُبارَک چُوم لی۔[1] میرا قبیلہ بنی سَعد قحط میں مبتلا تھا، اَناج (یعنی کھانے پینے کے سامان) کی تنگی تھی اور بارشیں نہیں ہو رہی تھیں۔ جب میں

مدینہ

[1] مدارج النبوۃ، قسمِ دوم، باب اول، ذکر نسب وحمل… الخ، ۱۹/۲ مرکز اہلسنّت برکاتِ رضا ھند

www.dawateislami.net

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لے کر اپنے قبیلے میں پہنچی تو قحط دُور ہو گیا، اَناج کی تنگی دُور ہو گئی، زمین سر سبز ہو گئی، دَرخت پھلدار اور جانور فربہ (یعنی موٹے) ہو گئے، میرا گھر روشن رہنے لگا۔ ایک دن میری پڑوسن (اُمِّ خولہ سَعدیہ) مجھ سے بولی: اے حلیمہ! تیرا گھر ساری رات روشن رہتا ہے، کیا تو اپنے گھر میں رات کو آگ جلایا کرتی ہے؟ میں نے اس سے کہا: یہ آگ کی روشنی نہیں بلکہ (حضرت) محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نورانی چہرے کی چمک ہے۔[1]

سات بکریاں بڑھتے بڑھتے 700 ہو گئیں

حضرتِ سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا مزید فرماتی ہیں کہ میرے پاس سات بکریاں تھیں جو بڑھتے بڑھتے 700 ہو گئیں۔ قبیلے والے ایک دِن مجھ سے بولے کہ اے حلیمہ! اس بچے کی بَرَکتوں سے ہمیں بھی حِصّہ دو۔ چنانچہ میں نے ایک تالاب (یعنی پانی کے بڑے حوض) میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاؤں مُبارَک ڈالے اور قبیلے کی بکریوں کو اُس تالاب کا پانی پلایا تو اُن بکریوں نے بچے جنے اور ہماری قوم ان بکریوں کے دُودھ سے خوشحال و مالدار ہو گئی۔[2] ایک شاعِر نے اپنے کلام کے مقطع میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن مبارک پر اپنی عقیدت کا اِظہار کچھ اِس طرح کیا ہے:

---

1 ...... الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص۹۸ ماخوذاً ضیاء الدین پبلی کیشنز باب المدینہ کراچی

2 ...... الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص۹۸ تا ۹۹ ماخوذاً

www.dawateislami.net

امجد کا دِل مٹھی میں لے کر سوتے ہو کیا انجان
ننھے قدموں پہ سر کو رکھ کر ہو جاؤں قربان

پیارے آقا کا جلدی بڑھنا اور کلام فرمانا

میرے مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو ماہ (Two Month) کی عُمر میں (گھسٹ کر) چلنا شروع کر دیا، (پانچ ماہ کی عمر میں کھڑے ہو کر چلنے لگے)، آٹھ ماہ (Eight Month) کی عُمر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس طرح بولنے لگے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بات سُنی اور سمجھی جا سکتی تھی، نو ماہ (Nine Month) کی عُمر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بالکل صاف گفتگو فرماتے تھے اور جب عُمرِ مبارک دَس ماہ (Ten Month) ہوئی تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچوں کے ساتھ تیر چلا لیتے تھے۔[1] یہ اِس بات کی طرف اِشارہ ہے کہ جس طرح آج کل ہمارے یہاں طیاروں، توپوں اور گنوں سے جنگیں ہوتی ہیں اُس دور میں تیر اور تلوار سے جہاد ہوا کرتا تھا اور دُشمن کے حملوں سے حفاظت کے لیے بچوں کو بچپن ہی سے ٹریننگ دی جاتی تھی۔ یاد رکھیے! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنے زیادہ ذہین تھے کہ کائنات کا کوئی بچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر نہ ذہین ہوا اور نہ ہو گا۔

---

1 ...... شواھد النبوۃ، رکن ثانی در بیان آنچہ از مولد تا بعثت ظاھر شدہ است، ص۳۸ مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی

www.dawateislami.net

بکری نے آگے بڑھ کر سرِ مُبارک پر بوسہ دیا

حضرتِ سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا مزید فرماتی ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر روزانہ سورج کی روشنی جیسا نُور اُترتا اور پھر نِگاہوں سے غائب ہو جاتا۔(1) ایک دِن میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی گود میں لیے ہوئے تھی کہ چند بکریاں قریب سے گزریں تو ان میں سے ایک بکری نے آگے بڑھ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سجدہ کیا اور سرِ مبارک پر بوسہ دیا۔(2) بکری نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سجدہ کیا تو وہ شریعت کی مُکَلَّف ہی نہیں ہے۔ اِسی طرح اونٹ کا پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سجدہ کرنے کا ذِکر بھی اَحادیثِ مُبارَکہ میں موجود ہے۔ جانوروں کے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کرنے کے واقعات کے ذَریعے کفار کو سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت دِکھائی گئی تاکہ وہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف آئیں اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دامنِ اَقدس سے وابستہ ہوں۔

آپ کی بَرَکت سے جنگل ہرا بھرا ہو جاتا

حضرتِ سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا مزید فرماتی ہیں کہ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لڑکے کھیلنے کے لیے بُلاتے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اِرشاد

مدینہ

1 ...... سیرۃ حلبیۃ، باب ذکر رضاعہ صلی اللہ علیہ وسلم وما اتصل بہ، ۱/۱۳۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... سیرۃ حلبیۃ، باب ذکر رضاعہ صلی اللہ علیہ وسلم وما اتصل بہ، ۱/۱۳۳

www.dawateislami.net

فرماتے کہ مجھے کھیلنے کے لیے پیدا نہیں کیا گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے بچوں کے ساتھ بکریاں چرانے جنگل تشریف لے جایا کرتے تھے، ایک دِن میرے بیٹے نے مجھ سے کہا: اَمّی جان! (حضرت) محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بڑی شان والے ہیں کیونکہ یہ جس جنگل میں جاتے ہیں وہ ہرا بھرا ہو جاتا ہے، دھوپ میں چلتے ہوئے ایک بادل ان پر سایہ کرتا ہے، ریت پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمِ مُبارَک کا نشان نہیں پڑتا، پتھر ان کے مبارک پاؤں تلے خمیر (یعنی گُندھے ہوئے آٹے) کی طرح نَرم ہو جاتا ہے جس پر قدم مُبارَک کا نشان بن جاتا ہے اور جنگل کے جانور آتے ہیں اور ان کے قدم چوم کر چلے جاتے ہیں۔ [1]

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھَبَن!
اس خُدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سَلام (حدائقِ بخشش)

مَدَنی کاموں پر اِستقامَت پانے کا طریقہ

سُوال: مجھے مَدَنی کاموں میں اِستقامت نہیں مِل پاتی اور سُستی بڑھتی جارہی ہے لٰہذا ایسی صورت میں مَدَنی کاموں کا جَذبہ کیسے ملے اِس حوالے سے کچھ مَدَنی پھول عطا فرما دیجیے۔ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: جو لوگ نوکری کرتے ہیں انہیں اِستقامَت مِل جاتی ہے کیونکہ وہ تنخواہ لیتے

مدینہ

1 ...... الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص۹۹ تا ۱۰۰ ماخوذاً

www.dawateislami.net

ہیں۔ اِس سے ہمیں عبرت حاصِل کرنی چاہیے کہ جن کو تھوڑے سے سِکّے اور نوٹ ملتے ہیں انہیں اِستقامت مِل جاتی ہے تو ہمیں نیکیوں پر اِستقامت کیوں نہیں مل پاتی؟ یاد رکھیے! مَدَنی کام کرنے سے اگر ہمیں نوٹ نہیں ملتے تو کیا ہوا کہ نوٹ تو دُنیا میں ہی فنا ہو جائیں گے، قیامت کے دِن اِن کا حِساب بھی دینا ہو گا اور نوٹوں کو حاصِل کرنے میں حَلال و حرام کے مَسائل بھی ہیں، جبکہ دِین کا کام کرنے والوں کو نیکیاں ملیں گی اور ان نیکیوں کا حِساب بھی نہیں ہو گا اور ان کے بدلے جنَّت ملے گی۔ اگر یوں اپنے آپ کو جنَّت کی حرص دِلا کر مَدَنی کام کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِستقامت مِل جائے گی۔

ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب

مَدَنی کام نیکی کی دَعوت کا کام ہے اور نیکی کی دَعوت دینے کی بھی کیا خوب بَرکتیں ہیں چنانچہ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا اِمام ابو حامد محمد بن محمد غَزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ایک بار حضرتِ سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: یَا اللہ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اس کی جَزا کیا ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: میں اس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔(1) اگر کسی

مدینہ

1 ...... مکاشفة القلوب، الباب الخامس عشر فی الامر بالمعروف...الخ، ص۴۸ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

سے کہا کہ بھائی مسجد میں نماز پڑھنے چلیے جماعت تیار ہے تو یہ بھی نیکی کی دَعوت دینا ہے۔ خیال رہے کہ جب ہم کسی کو نیکی کی دَعوت دینے کے لیے جاتے ہیں تو ہمارے ایک ایک قدم پر ثواب لکھا جاتا ہے لہٰذا ایسے موقع پر چھوٹے چھوٹے قدم چلنا چاہیے تاکہ ثواب زیادہ ملے۔

مسجد کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم چلیے

نماز کی اَدائیگی کے لیے مسجد کی طرف جاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم چلنے سے متعلق تو اَحادیثِ مُبارکہ موجود ہیں جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا زید بن ثابِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز پڑھنے جایا کرتا تھا۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دَرمیانے قدم چلا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں دَرمیانے قدم کیوں چلتا ہوں؟ میں نے عرض کی: اللہ پاک اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ اِرشاد فرمایا: جب تک بندہ نَماز کی طَلب میں ہوتا ہے نَماز ہی میں ہوتا ہے۔ ایک اور رِوایت میں ہے کہ میں دَرمیانے قدم اِس لئے چلتا ہوں تاکہ نَماز کی طَلب میں زیادہ قدم چل سکوں۔[1] لہٰذا نماز کی اَدائیگی کے لیے جب مسجد جائیں تو چھوٹے چھوٹے قدم چلیں مگر اتنے چھوٹے بھی نہ ہوں کہ دیکھنے والا سمجھے کہ یہ بَرسوں کا

مدینہ

1 ..... مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب کیف المشی الی الصلاۃ، ٢/١٥١، حدیث: ٢٠٩٢ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

مریض بڑی مشکل سے گھر سے نکلا ہے اور اِس سے چلا بھی نہیں جارہا اور نہ ہی دوڑ کر کہ لوگ سمجھیں اس کا کوئی مال لے کر بھاگا ہے جسے یہ پکڑنے جارہا ہے بلکہ ایسے دَرمیانے اَنداز سے چلیں کہ لوگ نہ تو ہنسیں اور نہ ہی انہیں تشویش ہو کہ پتا نہیں کیا ہو گیا ہے یہ کیوں بھاگے چلا جارہا ہے۔ ہاں! اگر جماعت جارہی ہے تو پھر ایسی رفتار سے چلیں کہ اُسے دوڑنا بھی نہ کہا جائے اور نہ ایک دَم تیز قدم رکھنا ہو کہ مسجد پہنچ کر سانس پھول جائے اور نماز میں دِل نہ لگے۔

اَحادیثِ مُبارکہ میں اگرچہ چھوٹے چھوٹے قدم چلنے کا ذِکر نماز کے لیے مسجد جانے کے بارے میں ہے مگر نماز کے عِلاوہ دِیگر نیک کاموں مثلاً سُنَّتوں بھرے اِجتماعات میں شِرکت، کسی عالِمِ دِین کا وَعظ اور قرآنِ پاک کی تفسیر سُننے کے لیے جب بندہ چلتا ہے تو اُس کے بھی ہر قدم چلنے پر ثواب لکھا جاتا ہے۔ یوں اپنے آپ کو نیکیوں کی حِرص دِلائیں اور اپنا یہ ذہن بنائیں کہ مجھے تو اتنا سارا ثواب مِل رہا ہے میں کیوں سُستی کروں؟ اِس طرح زبردستی اپنے نَفس کو اِس طرف مائل کریں کہ مجھے مَدَنی کام کرنا ہے۔

نیکیوں میں دِل نہ لگے تو کیا کریں؟

دیکھیے! مَریض کو غِذا اچھی نہیں لگتی لیکن زندہ رہنے کے لیے وہ غِذا کھاتا ہے۔ اِسی طرح ہم باطنی مَریض ہیں ہمارے نَفس کو نیکیاں اچھی نہیں لگ رہی ہوتیں مگر ہمیں زبردستی اس سے نیکیاں کروانی ہیں۔ مَریض جب اچھا ہو جاتا

www.dawateislami.net

ہے تو اس کو غذا بھی اچھی لگنا شروع ہو جاتی ہے، اِسی طرح جب ہم نیکیاں کرنے لگ جائیں گے تو ہمارے دِل میں نیکیوں کی رَغبت مزید بڑھے گی۔

ہدایت کی طرف بُلانے کی فضیلت

یاد رہے مَدَنی کام کرنا گویا لوگوں کو ہدایت کی طرف بُلانا ہے اور لوگوں کو ہدایت کی طرف بُلانے سے متعلق سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: جو ہدایت کی طرف بُلائے تو اسے ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اَجر کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہو گا اور جو گمراہی کی طرف بُلائے اس پر گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں کی مثل گناہ لازِم ہو گا اور ان پیروی کرنے والوں کے گناہ سے کچھ بھی کم نہ ہو گا۔[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسلامی ہدایت یافتگان کی مَدَنی تحریک ہے جو لوگوں کو ہدایت کی طرف بُلاتی ہے۔

حافظہ کیسے مَضبوط کیا جائے؟

سُوال: جب ہم مُطالعہ کرتے ہیں تو جو کچھ پڑھا ہوتا ہے وہ یاد نہیں رہتا پھر یہ وَسوسہ آتا ہے کہ جب پڑھا ہوا یاد نہیں رہتا تو مُطالعہ کرنے کا کیا فائدہ؟ یہ اِرشاد فرما دیجیے کہ حافظہ کیسے مَضبوط کیا جائے؟

مدینہ

1 ...... مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة او سیئة۔۔۔ الخ، ص ۱۱۰۳، حدیث: ۶۸۰۴ دار الکتاب العربی بیروت

www.dawateislami.net

جواب: حافظہ مَضبوط کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی کُتُب و رَسائل کے شروع میں لکھی جانے والی دُعا: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ہر بار مُطالعہ شروع کرنے سے پہلے پڑھ لیجیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ اِس کے عِلاوہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ”حافظہ کیسے مضبوط ہو؟“ کا مُطالعہ کیجیے، اِس کتاب میں حافظہ مضبوط کرنے کے کئی طریقے اور اَوراد و وَظائف وغیرہ بھی بیان کیے گئے ہیں۔ رہی بات کہ ”جب پڑھا ہوا یاد نہیں رہتا تو مُطالعہ کرنے کا کیا فائدہ؟“ تو یہ شیطانی وَسوسہ ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے گھر کا راستہ بھول جائے تو وہ راستے کی تلاش کرتا ہے مایوس ہو کر وہیں نہیں بیٹھ جاتا۔ اِسی طرح مُطالعہ کرنے والے کو بھی مایوس ہونے کے بجائے اپنے حوصلے کو مضبوط رکھتے ہوئے بار بار مُطالعہ کرتے رہنا چاہیے۔ یاد رَکھیے! حُصُولِ عِلم کے لیے مُطالعہ کرنے سے ثواب حاصِل ہوتا ہے چاہے ایک ہی چیز کو 100 بار پڑھا جائے۔ بعض اوقات ایک ہی بات کو بار بار دُہرانا پڑتا ہے جب کہیں جا کر وہ چیز ذہن نشین ہوتی ہے لہٰذا کسی بات کو یاد رَکھنے کے لیے اُسے کئی بار پڑھنے میں حَرَج نہیں بلکہ ثواب کی اُمّید ہے۔ دُنیوی تعلیم حاصِل کرنے والے لوگ اپنے اَسباق یاد رَکھنے کے لیے کس قدر محنت کرتے اور رَٹے لگاتے ہیں بلکہ مزید بہتری کے لیے Tutor (یعنی اُستاد) کی خِدمات بھی حاصِل کرتے ہیں تو ہمیں دِینی تعلیم حاصِل کرنے کے لیے بھی وَساوِس سے بچ

www.dawateislami.net

کر خوب محنت کرنی چاہیے۔

دُرُود شریف پورا لکھیے

سُوال: کیا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام کے ساتھ دُرُود شریف کی جگہ صرف "ص" لکھ سکتے ہیں؟[1]

جواب: دُرُود کی جگہ ص لکھنا حرام ہے۔[2] بعض لوگ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام مبارک یا کوئی لقب مثلاً حُضور وغیرہ لکھ کر چھوٹا سا صاد بنا دیتے ہیں یہ حرام ہے۔ مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 48 صفحات پر مشتمل رِسالے "سیاہ فام غُلام" کے آخری صفحے پر اس مسئلے کی مَزید تفصیل بھی موجود ہے۔ نیز اِس رِسالے میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 12 معجزات بھی جمع کیے گئے ہیں، یہ بہت ہی پیارا رِسالہ ہے، اِس کا مُطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عشقِ رَسُول کے جام بھر بھر کر پینے کو ملیں گے اور مدینے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں مَزید اِضافہ ہو گا۔ تمام اسلامی بھائی یہ رِسالہ ضَرور ضرور پڑھیں نیز اس ہفتے (۲ ربیع الاوّل ۱۴۴۰ھ تا ۹ ربیع الاوّل ۱۴۴۰ھ) میں یہی رسالہ پڑھنے کا ہدف ہے۔ پڑھنے کے ساتھ ساتھ اِس رِسالے کو تقسیم کرنے کی بھی ترکیب بنائیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب خوب بَرکتیں ملیں گی۔

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/۵۳۴، حصہ: ۳ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

(شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس رِسالے کو پڑھنے سننے والوں اور والیوں کو جو دُعا دی ہے وہ یہ ہے:) یا ربَّ المصطفٰے! جو کوئی رِسالہ ”سیاہ فام غلام“ کے 48 صفحات پڑھ یا سُن لے، اُسے عاشقِ دُرُود و سَلام بنا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یومِ قفلِ مدینہ

سُوال: یومِ قفلِ مدینہ کب سے کب تک مَنایا جاتا ہے اور اس میں کیا کرنا ہوتا ہے؟ [1]

جواب: اتوار کو غُروبِ آفتاب سے لے کر پیر کے غُروبِ آفتاب تک یومِ قفلِ مدینہ ہوتا ہے۔ یاد رَکھیے! بُری باتوں سے تو ہمیشہ ہی بچنا چاہیے لیکن یومِ قفلِ مدینہ میں فُضُول باتوں سے بھی بچنا ضَروری ہے۔ اگرچہ فُضُول باتیں کرنے والا گناہ گار نہیں ہوتا مگر فُضُول باتیں کرتے کرتے گناہوں بھری گفتگو میں پڑنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ بہت سے لوگوں کو گناہوں بھری گفتگو کا پتا ہی نہیں ہوتا اور وہ جسے فُضُول گفتگو سمجھتے ہیں دَر اصل وہ گناہوں بھری باتیں ہوتی ہیں۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ اِنسان فُضُول باتوں سے بچے بلکہ کام کی بات بھی اِشاروں میں یا لکھ کر کرے۔ یومِ قفلِ مدینہ میں لکھ کر اور اِشاروں سے گفتگو کرنے کی مَشق کرنی چاہیے پھر آہستہ آہستہ اِس انداز سے گفتگو کرنے کو اپنی زندگی کا

---

[1] ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

حصہ بنا لینا چاہیے۔ اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ خود بھی قفلِ مدینہ لگانے کی کوشش کریں اور ساتھ ساتھ دِیگر اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی تَرغیب دِلائیں تاکہ وہ بھی قفلِ مدینہ لگانے کی سعادت حاصِل کر سکیں۔

انگریزی اَلفاظ اِستعمال کرنے کی وجہ

سُوال: دیکھا گیا ہے کہ آپ اُردو اَلفاظ کے ساتھ انگریزی اَلفاظ بولنے کا بھی اِہتمام کرتے ہیں اِس کی کیا وجہ ہے؟[1]

جواب: میں خیر خواہیِ اُمَّت کی وجہ سے لوگوں کو سمجھانے کے لیے انگریزی کے اَلفاظ بولتا ہوں جیسے قدم کو Step، دَرمیانے کو Medium وغیرہ حالانکہ اس طرح بولنے سے گفتگو کی روانی مُتاثر ہوتی ہے۔ مُقَرِّر کبھی بھی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ دَورانِ گفتگو اس کی روانی ٹوٹ جائے، مگر میرا مقصود خطاب کے جوہر دِکھانا نہیں بلکہ لوگوں کو سمجھانا ہے کہ بس کسی طرح یہ لوگ ہماری نیکی کی دعوت سمجھنے میں کامیاب ہو جائیں تاکہ یہ نمازوں کی پابندی شروع کر دیں۔ تمام مبلغین کو چاہیے وہ اپنے بیانات میں سادہ اور آسان اَلفاظ اِستعمال کریں، بالخصوص مَدَنی چینل کے مبلغین تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ آپ کے بیان اور گفتگو سے فائدہ حاصِل کر سکیں۔

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

بیانات میں آسان اَلفاظ کے اِستعمال کا اِہتمام کیجیے

بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں لفظِ یکم کا معنیٰ نہیں معلوم ہوتا ایک بار میری توجہ اِس طرف ہوئی تو میں نے حاضرین سے اس کا مَطلب پوچھا کافی لوگوں کو پتا نہیں تھا۔ یکم کا مطلب ہے پہلی تاریخ۔ ممکن ہے بہت سے لوگ یکم ربیع الاول کو 12 ربیع الاول سمجھتے ہوں۔ New Generation (یعنی نئی نسل) کے سامنے اگر گنتی اُردو میں بولی جائے مثلاً گیارہ، بارہ، تیرہ تو شاید ان کی سمجھ میں نہ آئے لٰہذا یہ بھی انھیں انگریزی میں ہی بتائی جائے۔ بعض اوقات میں بھی فیصلہ نہیں کرپاتا کہ کون سا آسان لفظ کہا جائے، جب کوئی آسان لفظ نہیں ملتا تو وہی مشکل لفظ کہنا پڑتا ہے۔ جب عوام کے لیے یکم لفظ مشکل ہے تو دِیگر اَلفاظ سمجھنا کتنا مشکل ہوتا ہو گا۔ تمام مبلغین غور فرمائیں کہ آپ لوگ اتنی محنت کے ساتھ کوئی بیان وغیرہ کریں مگر اَلفاظ مشکل ہونے کی وجہ سے اس بیان سے کوئی خاص فائدہ حاصِل نہ ہو تو یہ نفع میں نقصان ہے۔ اگر تمام مبلغین اِس بات کا اِہتمام کرلیں کہ ہمیشہ اپنے بیان وغیرہ میں آسان اَلفاظ ہی اِستعمال کریں گے تو اللہ پاک کی رَحمت سے اُمّید ہے کہ مَدَنی کام بہت بڑھ جائے گا، نمازیوں کی تعداد میں اِضافہ ہو گا اور سُنَّتوں پر عمل کرنے والے بھی بڑھ جائیں گے۔ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنی گفتگو کو آسان کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب حاصِل ہو گا۔

www.dawateislami.net

مبلغ کا مقصد عوام کو اپنی بات سمجھانا ہونا چاہیے

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) کامیاب اُستاد وہ ہوتا ہے جو اپنے طَلَبہ کی ذہنی صَلاحیتوں کے مُطابق سبق پڑھائے۔ اگر اس کے پاس 10 سال کا طالبِ عِلم پڑھنے آئے تو یہ اس انداز میں پڑھائے کہ وہ اس کی بات بخوبی سمجھ سکے اور اگر کوئی 20 سال کا طالبِ عِلم ہو تو اس کو بھی بات سمجھنے میں بالکل دُشواری نہ ہو۔ کیونکہ اُستاد کا اصل مقصد طَلَبہ کو سبق سمجھانا ہوتا ہے محض مسلسل بولے چلے جانا جس سے طَلَبہ کو کچھ سمجھ ہی نہ آئے فائدے مند نہیں۔ مبلغ کا مقصد بھی یہی ہونا چاہیے کہ میں نے عوام کو بات سمجھانی ہے۔ بیرونِ ممالک کے اسلامی بھائی جنہیں اُردو کم آتی ہے وہ بعض اوقات کلام کے سیاق و سباق سے ہماری بات سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، اَلفاظ سے سمجھنا ان کے لیے مشکل ہوتا ہے مثلاً ہم یہ جملہ کہیں: "ثواب کا ترتُّب نہیں ہوگا" تو یہ "ترتُّب" ان کی سمجھ میں نہیں آئے گا کہ یہ کیا ہوتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنی گفتگو میں آسان اَلفاظ اِستعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

والد کی بَرسی پر نیا لباس پہننا کیسا؟

سُوال: اگر کسی کے والد صاحب کا اِنتقال 12 رَبیع الاول کو ہوا ہو تو کیا ان کی بَرسی پر نئے کپڑے پہن سکتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کا سُوال)

جواب: شَرعاً بَرسی والے دِن نئے کپڑے پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جشنِ وِلادت

www.dawateislami.net

کی خوشیوں میں شریک ہونا چاہیے اگر فتنے کے خوف سے عمدہ لباس نہ پہنے تو اپنا یہ ذہن بنائے کہ نیا لباس پہننا بالکل جائز ہے میں صرف فتنے کے خوف سے نیا لباس نہیں پہن رہا اگر فتنے کا خوف نہ ہوتا تو ضَرور نیا لباس پہنتا۔ بعض بَرادریوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ مَیِّت ہونے کے بعد جو پہلی عید آتی ہے تو اس کے گھر والے عید نہیں مَناتے بلکہ بعض تو واجب ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتے یہ بالکل غَلَط اَنداز ہے۔ اگر یہ لوگ سوگ کی نیت سے ایسا کرتے ہیں تو یہ حرام کام ہے کیونکہ ”سوگ تین دِن سے زیادہ نہیں ہوتا، البتہ زوجہ اگر حاملہ نہ ہو تو شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دِن تک سوگ کر سکتی ہے، اس کے علاوہ کسی کو بھی تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں۔“[1] بہر حال عید مَنانی ہو گی اور عید کے دِن اچھے کپڑے پہننا مستحب ہے، یوں ہی جشنِ وِلادتِ مصطفےٰ پر بھی عُمدہ لباس زیبِ تَن کیا جائے، جمعہ کے روز بھی اچھا لباس پہننا اور غسل کرنا مستحب ہے لہٰذا ان سب چیزوں کا اِہتمام کرنا چاہیے۔

کسی کو رَقم پڑی مِل جائے تو وہ کیا کرے؟

سُوال: اگر کسی کو کہیں پیسے پڑے ہوئے نظر آئے وہ انہیں اُٹھا کر گھر لے آیا، بعد میں اِحساس ہوا کہ مجھے نہیں اُٹھانے چاہیے تھے، اب اِس رَقم کا کیا کرے، یہ رَقم اُسی جگہ پر رکھ آئے یا غریبوں میں تقسیم کر دے؟

---

1 ...... هندية، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، ١/١٦٧ دار الفكر بيروت

www.dawateislami.net

جواب: رَقم اُٹھاتے وقت جو نیت تھی اس کے مُطابق حکم ہو گا۔[1] اگر خود رکھنے کے لیے وہ رَقم اُٹھائی تھی تو یہ غَصْب کرنا کہلائے گا گویا اس نے یہ رَقم کسی سے چھینی ہے۔[2] اس کا حکم یہ ہے کہ مالک کو تلاش کر کے اس تک پہنچائے اپنے اِستعمال میں لانا حرام ہے۔ آج کل لوگ بالکل خیال نہیں کرتے جہاں کہیں کچھ رَقم وغیرہ پڑی دیکھی فوراً اُٹھا لیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اگر اس نیت سے اُٹھائی کہ اس کے مالِک تک پہنچائے گا تو یہ ثواب کا کام ہے لہٰذا اب یہ اس رَقم وغیرہ کو اس کے مالک تک پہنچانے کی اِعلانات وغیرہ کے ذَریعے پوری کوشش کرے، کوشش کرنے کے باوجود مالِک نہ مِل سکا تو اب اگر خود شَرعی فقیر ہو تو وہ رَقم خود رکھ لے ورنہ کسی شَرعی فقیر یا مسجد و مدرسے میں دے دے۔[3]

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، جلد 2 صفحہ 473 پر ہے: "پڑا ہوا مال کہیں ملا اور یہ خیال ہو کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دیدوں گا تو اُٹھا لینا مستحب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو نہ تلاش کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے اور اگر ظنِّ غالب (یعنی غالب گمان) ہو کہ مالک کو نہ دونگا تو اُٹھانا ناجائز ہے اور اپنے لیے اُٹھانا حرام ہے اور اس صورت میں بمنزلہ غصب کے ہے (یعنی غصب کرنے کی طرح ہے) اور اگر یہ ظنِّ غالِب ہو کہ میں نہ اُٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع و ہلاک ہو جائے گی تو اُٹھا لینا ضَرور ہے لیکن اگر نہ اُٹھاوے اور ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔ لقطہ کو اپنے تَصَرُّف (یعنی اِستعمال) میں لانے کے لیے اُٹھایا پھر نادم ہوا کہ مجھے ایسا کرنا نہ چاہیے اور جہاں سے لایا وہیں رکھ آیا تو بری الذمہ نہ ہو گا یعنی اگر ضائع ہو گیا تو تاوان دینا پڑے گا بلکہ اب اس پر لازم ہے کہ مالک کو تلاش کرے اور اُس کے حوالہ کر دے اور اگر مالک کو دینے کے لیے لایا تھا پھر جہاں سے لایا تھا رکھ آیا تو تاوان نہیں۔" مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے بہارِ شریعت جلد 2، حصّہ 10 سے "لقطہ کا بیان" کا مُطالعہ کیجیے۔

2 ...... فتاوىٰ هندية، كتاب اللقطة، ۲/ ۲۸۹

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳ / ۵۶۳ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	آپ کی بَرَکت سے جنگل ہَرا بَھرا ہو جاتا	14
طَلَبہ کا ایک دوسرے کی چیزیں اِستعمال کرنا کیسا؟	1	مَدَنی کاموں پر اِستقامت پانے کا طریقہ	15
دوسروں کی چیزیں اِستعمال نہ کرنے میں ہی عافیت ہے	2	ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب	16
سُوال نہ کرنے پر بیعت	3	مسجد کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم چلیے	17
حضرتِ سَعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فَضائل و مَناقِب	3	نیکیوں میں دِل نہ لگے تو کیا کریں؟	18
آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بدری ہونے کی وُجُوہات	5	ہدایت کی طرف بُلانے کی فضیلت	19
حاجی مشتاق عطّاری کی یاد	7	حافظہ کیسے مَضبوط کیا جائے؟	19
سَجاوٹ دیکھنے کے لیے عورتوں کا نکلنا کیسا؟	7	دُرُود شریف پورا لکھیے	21
جَشنِ وِلادت منانے میں بے اِعتدالیاں	8	یومِ قفلِ مدینہ	22
نیاز اور چندہ کرنے میں بے اِعتدالیاں	10	انگریزی اَلفاظ اِستعمال کرنے کی وجہ	23
پیارے آقا کے بچپن شریف کے حالات و واقعات	11	بیانات میں آسان اَلفاظ کے اِستعمال کا اِہتمام کیجیے	24
سات بکریاں بڑھتے بڑھتے 700 ہو گئیں	12	مبلغ کا مقصد عوام کو اپنی بات سمجھانا ہونا چاہیے	25
پیارے آقا کا جلدی بڑھنا اور کلام فرمانا	13	والد کی بَرسی پر نیا لباس پہننا کیسا؟	25
بکری نے آگے بڑھ کر سرِ مُبارک پر بوسہ دیا	14	کسی کو رقم پڑی مل جائے تو وہ کیا کرے؟	26

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے "مدنی انعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مدنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net